پروفیسر محمد اکرام تائب (عارف والا)

نعت

یوں مری اوقات سے بڑھ کر خدا سے مل گیا
جو نہ ملنا تھا مجھے ، ان کی دعا سے مل گیا

وادیٔ فردوس میں بھی جو نہ ملتا تھا مجھے
وہ سکونِ قلب شہرِ مصطفےٰ سے مل گیا

اجنبی رستے بھی بنتے جا رہے ہیں رہ نما
ان کے کوچے کا پتا بادِ صبا سے مل گیا

آسماں پر قدسیوں کے وہ مقدر میں کہاں
آفتاب رشد جو غارِ حرا سے مل گیا

اک نفس سے ہو گئے گل ، سب چراغِ کفر و شرک
زندگی کو رخ نیا کوہِ صفا سے مل گیا

جاں تو دے سکتے ہیں پر باطل سے دب سکتے نہیں
روشنی کا یہ اشارا کربلا سے مل گیا

جا سکا قدسی نہ تائب دیکھ، سدرہ سے پرے
ہم بشر کہتے ہیں جس کو وہ خدا سے مل گیا

○

شیخ حبیب الرحمن بٹالوی

نعت

بعد از خدا وہ سب سے بڑی ہستی کا وجود
ان پہ کروڑوں بار سلام اور ہوں درود

طائف، قبا و نمرہ و عرفات کا جہان
حضرت کا واں پہ نقش قدم، ہے خدا کی شان

دیدارِ بدر و احد و درِ مسکن بتول
وقت غروبِ شام، سر روضۂ رسول

بابِ النّساء کے سامنے وہ جنت البقیع
رحمت تمام و عام تھی، اللہ ھوالسمیع

وہ جلوہ گاہ راحت و انوار کا وجود
تھی روشنی سلام کی اور بارشِ درود

مسجد بخاری چوک پہ آتا تھا جب بھی میں
بس حاضری سے کانپتا جاتا تھا تب بھی میں

اک بندۂ حقیر، کجا نورِ مصطفےٰ
رحمت کے موتی عام تھے میں رولتا رہا

گذرے دنوں کی بات ہے لاؤں کہاں سے میں
وہ موسم بہار تھا، پاؤں کہاں سے میں

میری دعا قبول خدائے مجیب ہو!
پھر حاضری دیارِ نبی کی نصیب ہو!